وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

اور فرما دو کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا

کتاب مستطاب موسوم بہ

عذاب آسمانی

بر

فرقۂ قادیانی

تحریر کردہ

حضرت مولانا غلام جیلانی صاحب صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی اندر کوٹ

میرٹھ

(خواجہ پریس دہلی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

مخدوم الملت۔ حضرت مولانا قاری حافظ شاہ عبدالطیف صاحب صابری مدظلہ العالی نے بدست عزیزِ گرامی قدر حافظ محمد عباس خان صاحب سلمہٗ قادیانی صاحبان کی مندرجہ ذیل کتب ارسال فرمائیں۔ (۱) الحجۃ البالغہ فی وفات الذی ظہر فی ناصرۃ۔ (۲) امام مہدی کا ظہور۔ (۳) حضرت مسیح ناصری علیہ السلام (۴) سلسلہ نبوت اللہ کا ابدی عہد ہے۔ (۵) ختم نبوت اور بزرگانِ امت اور اصرار فرمایا کہ ان کا جواب تحریر کرکے اور چھپوا کر ۱۲ ربیع الاول شریف تک کثیر تعداد بھیجدیا جائے کیونکہ لوگوں سے وعدہ کر چکا ہوں۔

فقیر کثرتِ کار، ہجوم افکار کے باعث عدیم الفرصت۔ اور اسوقت جلسہائے عید میلاد کا اہتمام مزید در پیش جو ۱۰ ربیع الاول شریف سے شروع ہونیوالے ہیں۔ نظر براں تعمیل ارشاد کے لئے گنجایش نہ تھی مگر یہ خیال کہ مخدوم الملت کا وعدہ پورا نہ ہونے سے عوام کو بہکانیکے لئے قادیانی صاحبان کو موقع ملجائیگا۔ ضروری امور کو ترک کر کے تعمیل ارشاد کی طرف متوجہ ہونا پڑا۔

اب ناظرین سے گذارش ہے کہ فقیر جو کچھ عرض کرے اسکو بغور پڑھیں اور یاد رکھیں کہ آئندہ کام آئیگا یہودی وظائف یا نیم الہامی جماعتوں کے فریب اور انکی گمراہ کن تحریروں اور تقریروں کے زہریلے اثر سے محفوظ رہکر اپنے ایمان کو سلامت رکھ سکیں گے۔

تاریخی انکشاف

یہود و نصاریٰ ۔ زمانہ قدیم سے اسلام کے اسلئے دشمن ہیں کہ نبوی عہد اور زمانہ خلافت راشدہ میں مسلمانوں کے ہاتھوں سے انہیں انتہائی ذلت و رسوائی پہنچی تھی۔ نظر برآں انہوں نے طرح طرح سے اسلامی عقاید میں رخنے ڈالنے اور مسلمانوں میں فسادات پیدا کرنیکی کوشیش کیں۔ اور کر رہے ہیں۔ اس کام کی بنیاد عبداللہ ابن سبا یہودی نے رکھی جو اپنے زمانے میں نہایت عیار و مکار اور فتنہ انگیزی میں بے نظیر تھا۔

ابتدایوں کی

کہ پہلے بظاہر اسلام قبول کیا۔ پھر خاندان نبوت کیساتھ اپنی محبت کا اظہار کرنے لگا۔ اور لوگوں کو خاندان نبوت کیساتھ محبت رکھنے اور اسکی تعظیم و توقیر کرنیکی دعوت دینا شروع کی۔ خاندان نبوت کی محبت و تعظیم میں کسکو اختلاف ہو سکتا تھا وہ تو ایمان کا جزو ہے۔ اسی بنا پر لوگوں نے اسکی دعوت کو پسندیدہ نظر سے دیکھا۔ اور جوق در جوق اسکی جماعت میں داخل ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ اسنے ایک گروہ کو مولائے مشکل کشا حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گرویدہ اور شیدائی بنا دیا۔ اسطرح ایک جماعت (محبان علی) قائم ہو گئی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل اور ان کی کرامات بیان کر کے رفتہ رفتہ اس چیز کو ذہن نشین کرنے کی

کوشش کی کہ جس ذات سے ایسی کرامتیں صادر ہوں وہ انسان نہیں ہوسکتی بلکہ ذات خداوندی اس شکل میں اتر آئی ہے۔ اور حضرت علی انسان نہیں۔ خدا ہیں۔ جب اوسنے دیکھا کہ حضرت علی کے خدا ہونے پر میری جماعت کا عقیدہ پختہ ہوگیا۔ اب یہ اس عقیدے سے کسی طرح پھرنے والے نہیں تو ایک دن کھلم کھلا بھرے مجمع میں کہنے لگا۔

اِعْلَمُوْا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ عَلِيًّا هُوَ اِلٰهٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔

ترجمہ۔ اے لوگو جان لو کہ علی ہی خدا ہیں ان کے سوا کوئی خدا نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب اس فتنہ کی اطلاع پہنچی تو اونہوں نے عبداللہ ابن سبا اور اسکی جماعت کو طلب فرمایا اور حکم دیا کہ توبہ کرو ورنہ آگ میں جلادیا جائیگا۔ عبداللہ ابن سبا نے سوچا کہ اگر توبہ نہ کی اور آگ میں جلادیا گیا تو جو اسکیم میں نیکر چلا ہوں وہ ختم ہوجائیگی۔ اور مقصد پورا نہو سکے گا لہذا توبہ کرلینا ضروری ہے یہ سوچکر تین یوم کی مہلت لیکر مکان پر واپس آیا۔ اور جماعت کو یہ پٹی پڑھائی کہ حضرت علی خدا ہیں اور خدا جو حکم دے اوسکی تعمیل لازم لہذا بظاہر توبہ کرلو۔ ہیں حقیقت میں خدا ہی اس حقیقت کو لوگوں پر مخفی رکھنا چاہتے ہیں۔

ایام مہلت گذرنے کے بعد اپنی جماعت کیساتھ حاضر ہوا۔ اور سب نے ظاہری توبہ کی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنظر مصلحت ان سب کو جلا وطن کرکے شہر مدائن بھیجدیا۔ وہاں پہونچکر یہ گروہ اپنی خبیث حرکتوں سے باز نہ آیا۔ عبداللہ ابن سبا نے اپنے شاگرد عراق اور آذربیجان میں پھیلادئے۔

جو اسی خبیث عقیدہ کا پروپیگنڈہ کرنے لگے ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلافت کے اہم امور میں مصروف ہونیکے باعث اتنا موقع نہ ملا ۔ کہ ان کی جانب متوجہ ہو کر روک تھام فرماتے ۔ اس طریقے سے عبداللہ ابن سبا یہودی اپنے ناپاک مقصد میں کامیاب ہوا کہ اسلامی عقاید کی تخریب کر ڈالی جس سے مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہو کر مختلف جماعتیں بن گئیں ۔

ناظرین ۔ آپنے دیکھا اس یہودی نے اپنی تحریک کی بنیاد خاندان نبوت کی محبت و تعظیم پر رکھی تھی ۔ یہ ظاہری دلکش پہلو محض اس لئے اختیار کیا گیا تھا کہ لوگ بالاتفاق اس کی آواز پر لبیک کہہ سکیں ۔ اور اوسکی تحریک کو بطیب خاطر قبول کرلیں ۔ مگر اصل مقصد یہ تھا کہ اسلامی عقاید فاسد کر کے مسلمانوں میں اختلافات پیدا کئے جائیں تاکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر انکی شیرازہ بندی ختم ہوجائے ۔ اور ان کی اجتماعی طاقت باقی نہ رہے ۔ چنانچہ نتیجہ یہی نکلا ۔ شیعہ ۔ رافضی تفضیلیہ وغیرہ فرقے اسی یہودی کے مکرو فریب کی پیداوار ہیں ۔ اس واقعہ کو شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی قدس سرہ القوی نے اپنی کتاب تحفہ اثنا عشریہ میں مفصل طور سے بیان فرمایا ہے ۔

اُسوقت سے آج تک یہود و نصاریٰ کی عداوت اسلام کیساتھ چلی آرہی ہے ۔ کروڑہا روپیہ مختلف طریقوں سے مذہب اسلام کو برباد کرنے اور مسلمانوں میں جھگڑے پیدا کرنے کے لئے صرف کرتے ہیں اور کمال عیاری کیہ

اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کرایہ پر ایسے لوگوں کو منتخب کیا جاتا ہے جو اسلام کے
مدعی ہیں۔ رقم بھر پیٹ ملتی ہے اس لئے یہ مدعیان اسلام بھی حق نمک ادا
کرنے میں ذرا کوتاہی نہیں کرتے۔ اپنے آقا کی خوشنودی حاصل کرنے کے واسطے
اور اپنے کرایہ کو برقرار رکھنے اور اس میں مزید اضافے کی خاطر اسلام کے نام
پر نئے نئے جال بچھاتے ہیں۔ جن کو دیکھ کر دینی ناواقفیت اور کرایہ کے
ایجنٹوں کی ترغیب کے باعث بھولا بھالا مسلمان گرفتار ہو ہی جاتا ہے۔
یہی وہ سبب ہے کہ جب کوئی شخص باطل تحریک لیکر کھڑا ہوتا ہے
تو کچھ نہ کچھ اس کے ہم نوا ضرور بن جاتے ہیں۔ دیکھئے۔ ختم نبوت اسلام کا
ایسا کھلا ہوا عقیدہ ہے جس میں ذرا خفا نہیں۔ خود قرآن کریم میں اس کا
ذکر صراحۃً موجود اور ہر مسلمان خواندہ ہو یا ناخواندہ یہ جانتا اور مانتا ہے
کہ سرور انبیاء محبوب کبریا جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی
ہیں۔ آپ کے بعد کسی کو نبوت ملنا ممکن نہیں۔ مگر مذہب اسلام میں رخنے
ڈالنے اور جماعت مسلمین کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی خاطر ہی عبداللہ ابن سبا
یہودی کے مشن نے ایران میں بہاء اللہ کو نبوت کا دعویدار بنا کر کھڑا کر دیا۔
اور کچھ کرایہ کے ایجنٹ بھی لگا دئے جنہوں نے اس کے دعوی نبوت کے
سامنے سر تسلیم خم کر کے نہایت بلند آہنگی کے ساتھ اس کی تائید کی۔ دیکھا دیکھی
بھولے بھالے ناواقف مسلمان بھی اس کے جال میں پھنس گئے۔ اس طرح

(بھائی) جماعت طیار ہو گئی۔ جو ابتک اوسکی نبوت کا پروپیگنڈہ تقریروں سے تحریروں سے اور رسالوں کے ذریعہ کر رہی ہے۔ تقسیم ہند و پاکستان سے کچھ بیشتر سپاہی لباس میں علامہ مشرقی کو اسی عبداللہ ابن سبا یہودی کے مشن نے کھڑا کر دیا تھا۔ جن کی تحریک پر مسلمان بے سمجھے بوجھے پروانہ وار ٹوٹ پڑے۔ انہوں نے بھی تذکرہ نامی کتاب لکھکر اسلامی عقائد کی تخریب کی۔ مذہب قدیم اور علمائے حقانی سے بدظن کر کے ایک جماعت (بیلچہ پارٹی) نامی تیار فرمائی۔ کچھ دن تو بڑی گرما گرمی سے کام چلا۔ ہزار ہا مسلمان قتل ہو گئے بالآخر آپکے چہرے سے بھی نقاب اٹھا تو معلوم ہوا کہ کسی بیرونی طاقت کیساتھ ساز باز رکھتے تھے۔ اور اوسی کے اشارہ چشم پر یہ کھیل کھیلا تھا۔

لندن میں ابن سبا یہودی کے مشن کا قیام

ثابت کرنے کے سلسلے میں ناظرین کی آگاہی کیواسطے میرٹھ کے مشہور و معروف درویش صفت رئیس الحاج خان بہادر چھیا شیخ بشیر الدین صاحب مرحوم کا اب تقریباً پچیس بتیس سال پیشتر بیان کردہ واقعہ ذکر کرتے ہیں جس کو اونہوں نے اپنے ایک دوست نواب صاحب سے نقل فرمایا تھا۔ وہ یہ کہ نواب صاحب موصوف تشریف لے گئے۔ وہاں پر ایک انگریز سے ملاقات ہوئی۔ جو ہندوستان میں عہدہ کلکٹری پر رہ چکا تھا بسلسلہ شکار نواب سے

اوس کے دوستانہ گھرے تعلقات تھے۔ اسنے نواب صاحب کی نہایت شاندار دعوت کی اور لندن کے عجائبات دکھائے۔ ایک دن اپنی کار میں بٹھا کر لے چلا۔ راستہ میں بولا کہ میں آپکو ایسے مقام پر لیجا رہا ہوں۔ جہاں پر بغیر میری وساطت رسائی ممکن نہ تھی لیکن وہاں پہونچکر آپ کسی سے کوئی سوال نہ کریں۔ جو سامنے آئے اوسکو دیکھیں۔ اور خاموش رہیں۔ اس ہدایت کے بعد چلتے چلتے چند میل کی مسافت طے کرنیکے بعد قلعہ کی طرح ایک بہت بڑا دروازہ آیا۔ پہرے دار رائفل لئے کھڑا تھا۔ انگریز نے کار ٹھہرا کر جیب سے پاس نکالکر اوسکو دکھایا۔ اجازت ملنے پر کار اندر داخل ہوئی۔ کار سے اتر کر انگریز نواب صاحب کو ایک عظیم الشان ہال میں لے گیا۔

لندن میں بخاری شریف کا درس

وہاں پر مولویانہ شکل میں باریش مقطع سر پہ عمامہ باندھے اور جبہ پہنے ہوئے ایک صاحب بخاری شریف پڑھا رہے تھے۔ اور تقریباً ڈیڑھ سو طالب علم اون کے سامنے ہندوستان کی طرح تپائیوں پر کتابیں رکھے ہوئے پڑھ رہے تھے۔ ہر ایک طالب علم کے موںھ پر ڈاڑھی تھی۔ صرف لباس میں فرق تھا۔ کہ بعض عربی لباس میں۔ بعض مصری لباس میں اور کچھ ترکی لباس میں اور کچھ افغانی لباس میں اور بعض ہندوستانی اور بنگالی لباس میں تھے۔

نواب صاحب یہ نقشہ دیکھکر سراپا حیرت بن گئے۔ انگریز کی ہدایت سابقہ کے پیش نظر کچھ بولنے کی جرأت نہوئی۔ چند منٹ کے بعد وہ انگریز نواب صاحب کو لیکر واپس آیا۔ راستہ میں نواب صاحب نے اپنے دوست انگریز سے کہا۔ بھئی کیا یہ جادو گھر تھا۔ اسنے کہا جی نہیں۔ آپنے جو دیکھا واقعہ ہے نظر بندی خیال نہ کیجئے۔ البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ ان پڑھنے اور پڑھانے والوں میں سے کوئی بھی مسلمان نہیں۔ سب کے سب عیسائی اور یہودی ہیں۔ یہاں پر تفسیر۔ حدیث اور جملہ علوم اسلامیہ کی تعلیم اسی طریقے پر دیجاتی ہے جیسے ہندوستان اور دیگر اسلامی ممالک میں تعلیم پوری ہونیکے بعد ان طلبہ کو اسلامی ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔ . . . .

. . . . اور ہدایت کیجاتی ہے کہ اسلامی شکل اور اسلامی لباس میں رہنا اور مسلمانوں کی طرح نماز۔ روزہ وغیرہ جملہ اعمال کی پابندی کرنا۔ تمہاری کسی بات سے کسی عمل سے مسلمانوں پر یہ ظاہر ہونے پائے کہ تم مسلمان نہیں۔

تمہارا کام

صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کے عقاید اور قدیم مذہبی اعمال میں جسطرح ممکن ہو اختلافات پیدا کرو۔ تقریروں یا اخبارات اور رسالوں کے ذریعہ یا خود اسلام کے نام پر کوئی جماعت قائم کرکے یا کسی مسلمان کے ذریعہ کوئی جماعت قائم کرکے غرضیکہ

جو صورت ممکن ہو عمل میں لاتا۔ تمہارے جملہ اخراجات یہاں سے دیئے جائیں گے چنانچہ ان یہودی اور عیسائی مولوی صاحبان کو اسلامی ممالک میں مسلمان سمجھکر مختلف عہدوں پر خود مسلمان مقرر کر لیتے ہیں۔ کوئی امامت کرتا ہے کسی کو مدارس میں درس و تدریس کی جگہ ملجاتی ہے کسی کو مفتی کا عہدہ ملجاتا ہے۔ کوئی وعظ گوئی اختیار کر لیتا ہے کسی کو اخبارات اور رسالوں کی ایڈیٹری ملجاتی ہے۔ کوئی اخبارات اور رسالے خود جاری کر لیتا ہے۔ تبلیغ دین اور حمایت اسلام کے نام پر کوئی خود جماعت قائم کر لیتا ہے یا باہمی پیکیٹ کر کے کسی مسلمان سے قائم کرا دیتا ہے۔ اس کے ذریعہ جماعت قائم کرنے والے مسلمان کی اندر پردہ بھر پور امداد کیجاتی ہے۔ اس طریقہ سے ابن سبا یہودی کا مشن اسلامی عقاید اور اسلامی قدیم اعمال کی بیخ کنی میں مصروف رہکر مسلمانوں میں اختلافات پیدا کرتا رہتا ہے۔ اور قوم مسلم کو خبر نہیں ہوتی۔

قادیانی نبوت

ابھی ابن سبا یہودی مشن کے اشارے اور اسی کے بوتے پر ظہور میں آئی قادیان ضلع گورداسپور میں مرزا غلام احمد صاحب کو ہموار کر کے دعوئی نبوت کرا دیا۔ اور کرایہ کے ایجنٹ چھوڑ دئے جنھوں نے مرزا صاحب کی آواز پر لبیک کہا اور آسکی نبوت کے گیت گانے شروع کر دئے جن سے مسلم

ہو کر کچھ ایسے آزاد خیال انسان اوسکی بنوت مان ہی بیٹھے جن پر دین حق کی، پابندیاں شاق تھیں اور جو مذہب حق کی قیود سے آزاد رہنا چاہتے تھے۔ بالآخر مرزا صاحب نے بھی ایک (قادیانی) جماعت تیار کر کے مشن مذکور کی قرارداد کے مطابق مسلمانوں میں افتراق پیدا کر دیا۔ اب سے تقریباً ساٹھ سال بیشتر قادیانی بنوت کا بڑا چرچا تھا۔ آئے دن اسکو ثابت کرنیکے لئے کتابیں لکھی جاتیں اور مفت تقسیم کی جاتی تھیں۔ ہر شخص جانتا ہے کہ ایک جھوٹ ثابت کرنے کے لئے دس جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ مرزا صاحب نے بھی اپنی جھوٹی بنوت ثابت کرنے کے لئے بیشمار جھوٹ بولے۔ آیات کے معانی میں تحریف کی۔ احادیث کے الفاظ کو غلط معانی کا جامہ پہنایا۔ تاریخی واقعات میں غلط بیانی کی۔ غرضیکہ ہر کرشنی اختیار کی لیکن پھر بھی کال نہ کٹا اور جھوٹی بنوت ثابت نہ ہو سکی۔ علمائے اسلام نے اسی زمانے میں بہت سی کتابیں لکھیں اور جھوٹی بنوت کے پرخچے اڑا دئے آخر کار مرزا صاحب کو ذلیل و رسوا ہو کر خاموش ہونا پڑا۔

باسی کڑھی میں اُبال

مشن مذکور کو موجودہ حالت میں کسی مصلحت کے پیش نظر ضرورت محسوس ہوئی کہ مسلمانوں میں ہنگامہ برپا کیا جائے تو اس کے اشارے پر قادیانی جماعت ضلع سہارنپور میں پردے سے باہر آ گئی اور جابجا جلسے شروع کر دئے۔

دھواں دھار تقریریں ہونے لگیں۔ ہمنے سابق میں جن کتابوں کا ذکر کیا ہے وہ مفت تقسیم کی جارہی ہیں۔ ان کتابوں میں وہی پرانا روناو دھرایا ہے جس کا زمانہ سابق میں علمائے اسلام نے ایسا کامل رد فرما دیا تھا کہ کوئی گوشہ باقی نہ چھوڑا۔

پھر بھی ضروری ہے

کہ اسوقت ان کے دامن فریب کی دھجیاں اڑادی جائیں اور مسلمانوں کے سامنے ان کے جھوٹ کو آشکارا کردیں تاکہ بھولے بھالے مسلمان انکی غلط بیانیوں سے دھوکہ نہ کھا سکیں۔ لیکن

پہلے ختم نبوت کے معنی بیان کردیئے جائیں جو قرآن کریم اور احادیث شریفہ سے ثابت ہیں اور اہل سنت کا اسپر اجماع ہے۔ اسکے بعد قادیانی صاحبان کے از خود تراشیدہ معنی بیان کریں گے۔

ختم نبوت

کے معنی یہ ہیں کہ نبوت سید انبیاء محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو گئی کہ آپکے بعد کسیکو نبوت نہ ملیگی۔ آپ آخری نبی ہیں۔ آپکے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ نہ جدید شریعت والا نہ سابقہ شریعت والا قرب قیامت میں عیسیٰ علیہ السلام کا تشریف لانا ختم نبوت کے منافی نہیں کیونکہ انکو نبوت پہلے ہی مل چکی ہے۔ ختم نبوت کے خلاف یہ ہے کہ خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کے بعد کسیکو نبوت ملے۔ یہی معنی قرآن کریم کے خلاف ہیں کیونکہ قرآن کریم نے آپ کو خاتم النبیین فرمایا جس کے معنی ہیں سب سے آخری نبی)

اور آخری نبی وہی ہو سکتا ہے جسکے بعد کسیکو نبوت نہ ملے۔ نہ جدید شریعت کیساتھ نہ سابقہ شریعت کیساتھ۔ اسلئے کہ (خاتم النبیین) میں (نبیین) عام ہے جدید شریعت والے انبیا اور سابق شریعت والے انبیا سبکو شامل۔ تو آپکے بعد جسطرح کسیکو جدید شریعت کیساتھ نبوت کا ملنا خلاف قرآن ہے اسیطرح سابقہ شریعت کیساتھ کسیکو نبوت کا ملنا قرآن کے خلاف ہے۔ اس بات پر تمام علمائے اسلام متفق ہیں۔ کسی کا اسمیں اختلاف نہیں۔ آج تک کسی مسلمان عالم نے یہ نہیں کہا آپکے بعد کسیکو سابقہ شریعت کیساتھ نبوت ملنا جائز ہے۔ اور کسطرح کہہ سکتا ہے کہ یہ قرآن کا صراحتہً انکار ہے جو کسی مسلمان عالم سے متصور نہیں

قرآنی معنی میں قادیانی تحریف

قادیانی صاحبان نے مرزاجی کی نبوت کو قرآنی مخالفت سے بچانیکے لیے (خاتم النبیین) میں تاویل کی کہ (نبیین) سے مراد جدید شریعت والے انبیا ہیں اور مراد یہ ہے کہ آپ کے بعد کسیکو جدید شریعت کیساتھ نبوت نہیں مل سکتی۔ اور سابقہ شریعت کیساتھ نبوت ملے تو جائز ہے اور قرآن کے مخالف نہیں۔ اور مرزاجی کی نبوت ایسی ہی ہے۔ اور انتہائی بیشرمی اور افتراپردازی کیساتھ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے اس باطل تاویل کو ہمارے علمائے اسلام کیجانب منسوب کرڈالا۔ جنانچہ ملاحظہ ہو۔

(ختم نبوت) نامی پمفلٹ میں کمال بیحیائی کے ساتھ یہ لکھدیا۔ کہ۔ (حضرت امام عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں۔ ترجمہ کہ یاد رکھو کہ مطلقاً نبوت نہیں اٹھی صرف شریعت والی نبوت بند ہوئی ہے (الیواقیت والجواہر جلد ۲ صہ ۲)

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

مسلمانوں۔ یہ خالص جھوٹ ہے افترا ہے بہتان ہے۔ امام موصوف کی کتاب مذکور میں کوئی ایسی عبارت نہیں جسکا یہ ترجمہ ہو کہ (یاد رکھو کہ مطلقاً نبوت بند نہیں ہوئی اور صرف شریعت والی نبوت بند ہوئی ہے) جھوٹی نبوت ثابت کرنیکے لئے ایسی ہی جھوٹ بولے جاتے ہیں۔

پانسو روپے کا انعام

دیا جائیگا۔ اگر قادیانی صاحبان امام موصوف کی کتاب مذکور میں ایسی عبارت دکھاویں جس کا یہ ترجمہ ہو اور اگر نہ دکھا سکیں تو قادیانی جھوٹی نبوت سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائیں علمائے اسلام کے دیگر حوالجات کو بھی اسی پر قیاس کر لیجئے۔ اون کو بھی معنوی تحریف کیساتھ پیش کیا گیا ہے بخوف طوالت اون کے جوابات کو نظر انداز کرتے ہیں۔ غیر اسلامی علمائے ختم نبوت کے سلسلے میں جو بکواس کی ہے اوسکی جوابدہی ہمارے ذمہ نہیں۔ کہ ہم اہلسنت کے نزدیک وہ بھی آپ جیسے ہیں۔

کمال بے شرمی اور بدیانتی

یہ کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ارشاد (لا تقولوا لا نبي بعدہ) تکملہ مجمع البحار سے نقل کیا اور صاحب تکملہ نے اُسکی جو مراد متصلاً بیان فرمائی تھی اسکو اڑا گئے کیونکہ اُس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیمتعلق قادیانی دعوے خاک میں ملجاتا ہے تفصیل ملاحظہ ہو۔

ام المومنین

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ (قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبي بعدہ) یعنی اے لوگو یہ کہو محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں۔

اشُ ر یہ نہ کہو کہ آپکے بعد کوئی نبی نہیں۔ صاحب تکملہ نے ان الفاظ کی مراد بیان کرتے ہوئے فرمایا (هذا ناظر الی نزول عیسیٰ) کہ یہ ممانعت نزول عیسیٰ علیہ السلام کے لحاظ سے ہے کہ کوئی (لا نبی بعدہ) سے یہ توہم نکر بیٹھے کہ آپکے بعد کوئی سابق نبی بھی نہیں آئینگے حتیٰ کہ عیسیٰ علیہ السلام کی نزول کی نفی ہوجائے حالانکہ انکا نزول برحق ہے۔ اور وہ ضرور تشریف لائیں گے ۔

کہ اونکا تشریف لانا محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونیکے منافی نہیں کیونکہ انکو نبوت پہلے ہی مل چکی ہے۔ آپکے بعد کسی کو نبوت ملنا آپکے آخری نبی ہونیکے خلاف ہے اور قرآن کا انکار۔ صاحب تکملہ نے یہ مراد اسلئے بیان فرمائی کہ اگر یہ مراد نہو تو ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ارشاد (قولوا انہ خاتم الانبیاء) اور اُن کے ارشاد (لا تقولوا لا نبی بعدہ) دونوں میں تعارض لازم آئیگا کہ ہر ایک دوسرے کے منافی ہے۔ اور دونوں میں تطبیق بغیر اس کے ممکن نہیں ناظرین ۔ آپنے ملاحظہ فرمایا صاحب تکملہ کے الفاظ (هذا ناظر الی نزول عیسیٰ) کو چھپا گئے جن سے حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وجہ ممانعت ظاہر ہوتی تھی۔ جیسے ابن صوریا یہودی نے توریت شریف پڑھتا ہاتھ رکھکر حکم رجم چھپا لیا تھا تاکہ حکم زنا کے بارے میں یہود یوں کی غلط بیانی کا پردہ فاش نہو جائے۔ قادیانی صاحبان بھی اونکے قدم بقدم چل رہے ہیں۔ اور ضرور چلیں گے کیونکہ یہودی نشین ہیں۔ البتہ بلکہ اُسکے ماتحت ہیں بنظر براں انہوں نے بھی تکملہ کے مذکورہ الفاظ چھپا لئے تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ان کے عقیدہ کا بطلان ظاہر نہونے پائے کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ السلام زمین پر انتقال فرما چکے ہیں۔ آسمان پر اُٹھائے نہیں گئے۔ اور اون الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابھی تک زندہ ہیں قرب قیامت میں آسمان سے اتریں گے۔ یہی اہلسنت کا مذہب ہے اور یہی قرآن کریم اور احادیث کثیرہ سے ثابت چنانچہ

حیات عیسوی

کے متعلق یہودیوں کے دعویٰ قتل کو رد کرتے ہوئے چھٹے پارے سورہ نساء شریف میں ارشاد فرمایا (وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزاً حکیما) ترجمہ اور بیشک اونہوں نے اوسکو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اوسے اپنی طرف اوٹھا لیا۔ اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

قادیانی

اس میں یہ تحریف کرتے ہیں کہ (بل رفعہ اللہ) سے مراد رفع روحانی ہے کہ اونکی روح کو رفعت دیگئی۔ یہ مراد نہیں کہ اون کے جسم عنصری کو روح کیساتھ اوٹھا لیا گیا۔ قادیانی صاحبان کا یہ قول باطل ہے اور اس آیت کریمہ سے یہی ثابت کہ انکو زندہ جسم عنصری کیساتھ اوٹھایا گیا۔ وجہ یہ کہ یہودی قتل کے مدعی تھے اور قتل نہ فقط جسم پر وارد ہوتا ہے نہ فقط روح پر بلکہ جسم مع الروح پر تو (ما قتلوہ) میں ضمیر منصوب کا مرجع جسم مع الروح ہوا اور جس سے قتل کی نفی کیگئی اوسیکی طرف (بل رفعہ اللہ) کی ضمیر منصوب راجع ہے اور وہ جسم مع الروح ہے تو رفع جسم مع الروح کا ہوا نہ فقط روح کا۔ اور جسم مع الروح کو زندہ کہتے ہیں تو ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ اوٹھائے گئے ہیں۔

قادیانی صاحبان مرزاجی کی نبوت ثابت کرنیکے لئے (خاتم الانبیاء) میں مذکورہ تاویل کرتے ہیں اور انکو مسیح موعود ثابت کرنیکے لئے عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا اثبات ہی قادیانی صاحبان کی آمدہ کتب کا نچوڑ ہے۔

ہمارے بیان بالا سے دونوں کا ابطال اظہر من الشمس اور ابین من الامس ہو گیا پس مرزاجی کا نبی ہونا اور مسیح موعود ہونا بھی باطل ٹھہرا۔

ناظرین۔ قیل وقال کا سلسلہ دراز ہے۔ کبھی ختم ہونیوالا نہیں۔ قادیانی صاحبان کے لئے ابن سبا یہودی مشن کی تجوریاں کھلی ہوئی ہیں۔ یہ کتابیں لکھ لکھکر چھاپتے رہینگے اور انکی تقسیم مفت ہوتی رہیگی۔ ہم ایک فیصلہ کن بات ذکر کرتے ہیں جس سے ہر خاص وعام کی نظر میں حق وباطل کے درمیان یقینی طور پر امتیاز ہوجائیگا اور اصلا شک وشبہ کی گنجائش باقی نہ رہیگی۔ ایسے ہی مواقع کے لئے قدرت نے اس بات کو رکھا ہے۔ وہ یہ کہ ہم قادیانی صاحبان کو

دعوت مباہلہ

دیتے ہیں کہ وہ کسی مقام پر مرزاجی کی نبوت اور اون کے مسیح موعود ہونے پر مباہلہ کرلیں مباہلہ کی صورت یہ ہے کہ طرفین کسی تجویز کردہ مقام پر ہم اپنے اہل وعیال کیساتھ اور مرزاجی کے موجودہ جانشین اپنے اہل وعیال کیساتھ جمع ہوجائیں۔ اور ہم اور وہ یہ الفاظ کہیں۔

بَہلَۃُ اللّٰہِ عَلَی الکَاذِبِ مِنَّا

جن کا ترجمہ ہے کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے اوس پر خدا کی لعنت۔۔۔۔۔۔

[illegible]